مذہبِ شیعہ

تصنیف

حضرت شیخ الاسلام علامہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ○ پاکستان

مذہبِ شیعہ

(مختاری)

تصنیف

حضرت شیخ الاسلام علامہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	مذہب شیعہ
مصنف	شیخ الاسلام علامہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ
بفیضان نظر	حضرت خواجہ محمد حمید الدین سیالوی برکاتہم العالیہ
تاریخ اشاعت	ستمبر 2004ء
تعداد	دو ہزار
ناشر	محمد حفیظ البرکات شاہ
کمپیوٹر کوڈ	1Z251
قیمت	-/42 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ فون: 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2630411-221201 ۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail: zquran@brain.net.pk

مشیر تھا اور روایت میں اہل تشیع کا مرکز ہے کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تقیہ کرنا اللہ کا دین ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ کا دین ہے؟ تو امام صاحب نے فرمایا۔ اللہ کی قسم ہاں تقیہ (جھوٹ) اللہ کا دین ہے۔

عن عَبْدِاللّٰهِ ابنِ اَبِیْ یَعْفورِ عن عبداللّٰه علیه السلام قَالَ اِتَّقُوْا عَلٰی دِیْنِکُمْ وَاحْجَبُوْهُ بِالتَّقِیَّةِ فَاِنَّهٗ لاَ اِیْمَانَ لِمَنْ لاَ تَقِیَّةَ لَهٗ۔

یعنی ابن ابی یعفور جو امام عالی مقام صادق علیہ السلام کا ہر وقت حاضر باش خادم تھا۔ وہ کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے مذہب پر خوف رکھو اور اس کو ہمیشہ جھوٹ اور تقیہ کے ساتھ چھپائے رکھو۔ کیونکہ جو تقیہ نہیں کرتا اس کا کوئی ایمان نہیں۔

اور صفحہ ۴۸۴ کی روایات میں سے بھی ایک دو روایتیں پیش کرتا ہوں۔

عن معمر ابن خلاد قَالَ سَأَلْتُ اَبَا الْحَسَنِ علیه السّلام عَنِ الْقِیَامَ لِلْوُلاَةِ فَقَالَ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرَ عَلَیْهِ السّلام اَلتَّقِیَّةُ مِنْ دِیْنِیْ وَدِیْنِ آبَائِیْ وَلاَ اِیْمَانَ لِمَنْ لاَ تَقِیَّةَ لَهٗ۔

یعنی حضرت امام موسیٰ کاظم کا خاص شیعہ معمر بن خلاد کہتا ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ ان امیروں اور حاکموں کے استقبال کے لئے کھڑا ہونا جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ تقیہ کرنا میرا مذہب ہے اور میرے آباو اجداد کا دین ہے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اور جو تقیہ نہیں کرتا ہے وہ بے دین ہے۔

اسی طرح اسی صفحہ پر محمد بن مروان اور ابن شہاب زہری کی روایتیں بھی قابل دید ہیں۔ علی ہذا القیاس صفحہ ۴۸۵، ۴۸۶ اور ۴۸۷ تمام کے تمام یہ صفحات تقیہ، مکر و

فریب اور کذب بیانی پر مشتمل روایات سے بھرے ہوئے ہیں۔
صفحہ ۴۸۶ پر معلیٰ بن الخنیس کی ایک روایت بھی یاد رکھیں۔ کہتے ہیں۔
عن معلٰی بن خنیس قال قال ابو عبداللہ علیہ السلام یَا مُعَلّٰی اُکْتُمْ اَمْرَنَا وَلاَ تُذِعْهُ فَاِنَّهُ مَنْ کَتَمَ اَمْرَنَا وَلَمْ یُذِعْهُ اَعَزَّهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْیَا وَجَعَلَهُ نُوراً بَیْنَ عَیْنَیْهِ فِي الْاٰخِرَةِ تَقُوْدُهُ اِلَی الْجَنَّةِ یَا مُعَلّٰی وَمَنْ اَذَاعَ اَمْرَنَا وَلَمْ یَکْتُمْهُ اَذَلَّهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْیَا وَ نَزَعَ نُوْراً مِنْ بَیْنِ عَیْنَیْهِ فِي الْاٰخِرَةِ وَجَعَلَهُ ظُلْمَةً تَقُوْدُهُ اِلَی النَّارِ یَا مُعَلّٰی اِنَّ التَّقِیَّةَ مِنْ دِیْنِیْ وَ دِیْنِ آبَائِیْ – وَلاَ دِیْنَ لِمَنْ لاَّ تَقِیَّةَ لَهٗ۔
یعنی امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاص شیعہ اور امام صاحب موصوف سے کثرت سے روایت کرنے والا معلیٰ بن خنیس کہتا ہے کہ امام صاحب نے مجھے فرمایا کہ ہماری باتوں کو چھپاؤ ان کو ظاہر مت کرو کیونکہ جو شخص ہمارے دین کو چھپاتا ہے اور اس کو ظاہر نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ چھپانے کے سبب سے اس کو دنیا میں عزت دے گا اور قیامت کے دن اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور پیدا کرے گا۔ جو سیدھا جنت کی طرف اس کو لے جائے گا۔ اے معلیٰ! جو شخص بھی ہماری باتوں کو ظاہر کرے گا اور ان کو نہ چھپائے گا تو دنیا میں اللہ تعالیٰ اس سبب سے اس کو ذلیل کرے گا اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں سے نور سلب کر لے گا اور اس کی بجائے ظلمت اور اندھیرا بھر دے گا جو اس کو جہنم کی طرف لے جائے گا۔ اے معلیٰ تقیہ کرنا میرا دین ہے اور میرے آباؤاجداد کا دین ہے اور جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔
غرضیکہ ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر روایتیں ہیں۔ کس کس کو لکھیں۔ اہل تشیع کی تو جس کتاب کو بھی دیکھیں تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ائمہ صادقین معصومین کی طرف

خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت نہ کرنے کا فتویٰ قیامت تک نہ مٹنے والے نقوش کے ساتھ دے دیا ہے۔ تو پھر ان ائمہ ہدیٰ نے اگر فرض بھی کر لیں کہ حسب ادعاء شیعہ فدک کو تقسیم نہیں فرمایا۔ تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور ائمہ صادقین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عین مذہب و عین دین کے مطابق عمل فرمایا۔ پھر ظلم اور غصب کے اتہامات کس قدر لغو اور بے معنی ہیں۔ آخر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے اور امام عالی مقام سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور امام سیدنا زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور امام سیدنا محمد باقر رضی اللہ عنہ اور امام عالی مقام سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے بھی تو یہی سنت اختیار فرمائی اور فدک کا تقسیم کرنا جائز نہ سمجھا۔ اسی طریقے پر عمل درآمد فرمایا جس طریقے پر کہ خلفائے راشدین نے فرمایا تھا۔

یقین نہ آئے تو اہل تشیع کی معتبر ترین کتاب کشف الغمہ صفحہ ۱۴۷ سطر ۲۳ ملاحظہ فرماویں کہ سب سے پہلے عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنوامیہ کا فدک کو تقسیم کرنا مرقوم ہے۔

راویوں کا تجزیہ

اہل السنّت والجماعت پر اعتراض کرنے سے پہلے اہل السنّت والجماعت کے مذہب کے متعلق واقفیت ضروری ہے۔ ذاکرین اہل تشیع جب اپنے اصول مذہب سے ناواقف ہیں تو اہل السنّت والجماعت کے اصول کیونکر سمجھ سکتے ہیں۔ میاں!! اہل السنّت والجماعت کے مذہب کا اصل الاصول یہ ہے کہ حدیث کی صحت یا ضعف، راوی کی صحت یا ضعف پر موقوف ہے۔ اگر حدیث کا راوی صحیح العقیدہ، سچا صحیح حافظہ والا ہے تو اس کی روایت کو صحیح مانا جائے گا۔ ورنہ روایت ضعیف کہلائے گی۔ فدک والی روایت میں ایک شخص محمد بن مسلم ہے جس کو ابن شہاب زہری بھی کہتے ہیں۔ صرف یہی راوی یہ روایت کرتا ہے۔ اس کے ساتھ دوسرا کوئی شاہد نہیں اور یہ ابن شہاب زہری اہل تشیع کی اصول کافی میں بیسیوں جگہ روایتیں کرتا نظر آتا ہے۔ اور اہل تشیع کی فروع

کافی نے تو اس کی روایتوں کے بل بوتے پر کتاب کی شکل اختیار کی ہے تو بھائیو! اہل تشیع کے اس قدر مشہور اور معروف کثیر الروایت آدمی کی روایت سے اہل السنّت پر الزام قائم کرنا اور ائمہ صادقین کو جھٹلانا عجیب نظر و فکر ہے۔ اگر اہل تشیع کے راویوں کی روایات اہل السنّت کے لئے قابل توجہ ہوتیں۔ تو پھر بخاری ہو یا کافی کلینی اس میں کیا فرق تھا۔ آپ کی مزید تسلی کے لئے اسی محمد بن مسلم بن شہاب زہری صاحب کو کتاب منتہی المقال یا رجال بو علی میں شیعوں کی صف میں بے نقاب بیٹھا ہوا دکھاتے ہیں۔ دیکھو کتاب رجال بو علی جہاں صاف لکھا ہوا ہے کہ محمد بن مسلم بن شہاب زہری شیعہ ہے تو فدک کا جھگڑا اب تو ختم کرو۔ ہم ابن شہاب زہری کو اچھا سمجھتے۔ اگر گھر کے بھیدی یہ بھید نہ کھولتے۔ اس کے باوجود بھی اس کی روایت پر غور کرتے۔ اگر کوئی ایک دوسرا بھی اس کے ساتھ مل کر شہادت دیتا۔ اہل السنّت والجماعت غریب اس قدر مظلوم ہیں کہ ان کے مذہب کے خلاف۔ اگر کوئی شیعہ اور وہ بھی اکیلا روایت کرے تو اس کو اہل سنت پر بطور الزام پیش کیا جاتا ہے۔ اور اہل تشیع اس قدر بااختیار ہیں کہ ان کی اپنی کتابوں میں ائمہ معصومین کی سند سے کوئی حدیث بیان کی جائے تو ان کو یہ کہتے ہیں کچھ تامل نہیں ہوتا کہ یہ امام اکیلے روایت کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ کوئی دوسرا شاہد نہیں لہٰذا یہ خبر آحاد ہے اور قابل اعتبار نہیں۔ دیکھو تلخیص الشافی جلد ا صفحہ ۴۲۸ مطبوعہ نجف اشرف یہ عبارت گزر چکی ہے)۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

اب رہا یہ سوال کہ اہل سنت کی کتاب میں شیعہ صاحب نے روایت کو کیسے لکھ دیا تو اس کے جواب میں ہمارا صرف یہ کہنا کہ ہمیں پتہ نہیں چلنے دیا۔ کافی ہو سکتا ہے میاں! جب پہلے زمانہ میں نہ چھاپہ خانے تھے۔ نہ کاپی رائٹس محفوظ کرائے جاتے تھے۔ قلمی کتابیں تھیں۔ ہر شخص نقل کر سکتا تھا۔ علی الخصوص وہ لوگ جن کا مذہب و دین

ہی تقیہ وکتمان ہو۔ نہایت آسانی کے ساتھ تشریف لا سکتے تھے اور علمائے اسلام کے نہایت محبّ بن کر ان کی کتابوں میں حسب ضرورت کارستانیاں کر سکتے تھے اس پر بھی ثبوت کی ضرورت ہو تو قاضی نور اللہ شوستری کی مشہور ترین کتاب مجالس المومنین صفحہ ۲ مطالعہ فرمالیں۔ کہ ہم لوگ شروع شروع میں سنی، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی بن کر اہل سنت کے استاذ اور ان کے شاگرد بنے رہے۔ ان سے روایتیں لیتے تھے۔ ان کو حدیثیں سناتے تھے اور تقیہ کی آڑ میں اپنا کام کرتے رہے۔ کتاب ایران کی چھپی ہوئی ہے۔ فارسی زبان میں ہے ہر شخص مطالعہ کر سکتا ہے۔ تو یہ کیا مشکل تھا۔ کہ اسی آڑ میں کسی غریب سنی کی کتاب میں یہ کار فرمائی بھی کرلی ہو۔

حدیث کو پرکھنے کی کسوٹی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے حوالہ سے کہنا کہ انہوں نے بخاری شریف کی تمام روایات کو برحق اور صحیح ہی تسلیم فرمایا ہے۔ غلط اور جھوٹ ہے۔ شاہ صاحب مرحوم فقط مرفوع حدیث کے متعلق صحت کا دعویٰ کرتے ہیں اور باغ فدک کی تقسیم نہ کرنے کی روایت مرفوع نہیں۔ (مرفوع حدیث صرف وہی ہوتی ہے جو رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہو یا حضور ﷺ کا عمل ہو یا حضور ﷺ نے اپنے زمانہ اقدس میں کوئی عمل ملاحظہ فرمانے کے بعد اس کو جائز اور برقرار رکھا ہو۔ دیکھو فن حدیث شریف کے متعلق علمائے حدیث کی تصریحات) اور فدک کے متعلق روایات بعد کے واقعات پر مشتمل ہو سکتی ہیں۔ اگر ہم اہل تشیع کے اس راوی کو سچا بھی مان لیں اور غیر مذہب ہونے کے باوجود اس کی روایت کو اپنی کتاب میں لکھ بھی لیں۔ اور یہ بھی تسلیم کریں کہ خود ہم نے اس کی روایت کو اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ تو پھر بھی ہمارے اصول کے مطابق بلکہ اہل تشیع کے اصول کے مطابق یہ روایت قابل حجت نہیں۔ کیونکہ صرف ایک راوی ہے لہٰذا خبر آحاد ہے اور خبر آحاد حجت نہیں ہوتی۔ اہل سنت کے اصول کو نظر انداز کر کے خود اہل تشیع کے امام الطائفہ ابو جعفر طوسی کی

کتاب تلخیص الشافی جلد ۲ صفحہ ۴۲۸ کا مطالعہ کریں جہاں صاف لکھا ہے کہ خبر آحاد ناقابل حجت ہوتی ہے۔ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اور غریب اہل السنّت والجماعت ائمہ کرام کی روایات کو تو سر آنکھوں پر تسلیم کرتے ہیں۔ اور اگر کسی غیر مذہب کی منفرد روایت کو بھی اس طرح تسلیم کریں کہ جس کے تسلیم کرنے سے تمام آئمہ طاہرین کی بھی تکذیب لازم آتی ہو۔ شان رسالتماب ﷺ کے متعلق بھی برا عقیدہ لازم آتا ہو تو بھائی ہمیں اس کجروی سے معاف رکھئے۔ ہم سے یہ توقع رکھ کر ہم پر الزام قائم نہ کریں۔ ہمارا اتنا حوصلہ نہیں۔ ہم تو اس قصے کو الف لیلیٰ سے زیادہ وقعت نہیں دے سکتے۔ فدک کے متعلق مزید تحقیق دیکھنا چاہیں تو کتاب "بنیات" مولفہ جناب سید محمد مہدی علی خانصاحب تحصیلدار مرزاپور جلد دوم مطالعہ فرماویں۔ یہ حقیقت ہے کہ تحصیلدار صاحب موصوف کے دلائل اور بحث نہایت محققانہ اور فاضلانہ ہے جن دلائل کو اور جس بحث کو صاحب موصوف نے قلمبند فرمایا ہے۔ انہی کا حصہ ہے۔

تحصیلدار صاحب کی وسعت نظر اور ان کی مبصرانہ بحث قابل تحسین ہے۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ ائمہ معصومین کی تصریحات کے بالمقابل اس قسم کی روایات گھڑنا اور ان کے صریح ارشادات کے معانی و مطالب میں غلط تصرفات اور نامعقول تبدیلیاں کرنا اور بعید از قیاس مفہومات بیان کر کے اللہ کے مقدس گروہ کی شان میں سب و شتم کے لئے منہ کھولنا حد درجہ جسارت اور (گستاخی معاف)۔ حد درجہ بے ایمانی ہے۔ اہل السنّت والجماعت کے مذہب کے خلاف اعتراض کرنے اور ان پر کوئی بھی الزام لگانے سے پیشتر یہ ضرور مد نظر رکھا جائے کہ ان کے مذہبی اصول کیا ہیں۔ اہل السنّت والجماعت کے سامنے کوئی بھی روایت پیش کی جائے تو سب سے پہلے ان کی نگاہیں سند کو تلاش کرتی ہیں۔ سند کے تمام اشخاص ان کی کتب اسمائے رجال کی تصریح کے مطابق اگر اہل سنت سچے، راستباز، صحیح حافظہ والے ثابت ہو جائیں تو پھر بے دھڑک ان پر ایسی روایات کو بطور الزام پیش کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر سند میں ایک راوی

بھی بدمذہب جھوٹا، سئی الحفظ، دھوکا دینے والا ثابت ہو جائے۔ تو اس روایت کو الزام دینے والے کے گلے میں لٹکا دیتے ہیں کیونکہ ان کا مذہب اس قسم کی روایات پر مبنی نہیں۔ فرض بھی کرلیں کہ اس قسم کی روایات اہل سنت کی کتابوں میں کسی تقیہ باز کی کرم فرمائی کی وجہ سے درج ہوں۔ مگر ان کی نگاہ امتیاز سے ہر وقت بچنا چاہیے۔ اِتَّقُوْا مِنْ فِرَاسَةِ الْمُوْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ (مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے) بلکہ اہل سنت کے ہاں روایت کی جانچ پڑتال کے لئے علم الاسناد کے علاوہ حدیث متواترہ اور قرآن کریم بھی ہے۔ کہ جو روایت قرآن حکیم اور احادیث متواترہ کے برخلاف ہوگی۔ اس کو ناقابل عمل و ناقابل تسلیم کا درجہ دیتے ہیں۔ خواہ ایسی روایت کی سند کے متعلق کسی قسم کا تبصرہ نہ بھی کیا گیا ہو۔ غرضیکہ صداقت وسچائی ودراست بازی کا پورا پورا خیال رکھتے ہیں۔ اور اسی کو ہر روایت ودرایت کا مبنی علیہ یقین کرتے ہیں۔ اور اسی پر ان کے مذہب کی بنا ہے۔

کاش اہل تشیع بھی کم از کم ایسے لوگوں کی روایت پر عمل نہ کرتے۔ جن کو ائمہ صادقین نے ان کی اپنی کتابوں میں کذاب (بڑا جھوٹا) وضاع (من گھڑت) روایتیں گھڑنے کا بہت زیادہ عادی و لعنتی وغیرہ کلمات کے ساتھ سرفراز فرمایا۔ تو مجھے یقین کامل ہے کہ شیعہ سنی نزاع دیکھنے میں نہ آتا۔ مثلاً اہل تشیع کی مخصوص روایتوں کے راویوں کو رجاء الکشی وغیرہ میں دیکھئے اور میری اس گزارش کی تصدیق کیجئے اور جن راویوں کے متعلق ائمہ معصومین نے مذکورہ بالا کلمات نہیں فرمائے۔ تو ان کی روایتیں کلیتہً نہیں تو بالاکثریت اہل السنت والجماعت سے ملتی جلتی ہیں جن کو بغرض خیر خواہی اہل تشیع کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے اور باقی علماء حضرات بھی پیش کرتے رہتے ہیں۔

نماز جنازہ میں تکبیریں

عقائد کے متعلق تو نمونہ کے طور پر بعض روایتیں پیش کی گئی ہیں۔ اعمال کے متعلق بھی ایک روایت مثال کے طور پر پیش کی جاتی ہے جو نماز جنازہ میں تکبیروں کی